13

چھو کر دیکھیں

میں اسکول سے لوٹ رہی تھی۔ گھر پر دو لوگوں کو اپنی بات سب سے پہلے بتانا چاہتی تھی۔ وہ میری باتوں سے سب سے زیادہ خوش ہوتے ہیں۔

پہلی تو ہیں میری نانی۔ وہ میری باتوں کو شوق سے سنتی ہیں۔ میرے اسکول سے واپسی کا انتظار کرتی ہیں۔ ان کی عمر کچھ زیادہ ہے اور ان کی کمر میں درد رہتا ہے۔ نانی اونچا سنتی ہیں اور اُنہیں دکھائی بھی کم دیتا ہے۔ روز صبح پاپا اُن کو اخبار زور زور سے پڑھ کر سناتے ہیں۔ نانی اپنا باقی سارا کام خود کرتی ہیں۔ کوئی ان کی مدد کرے تو وہ پریشان ہو جاتی ہیں۔ دکھائی کم دیتا ہے لیکن سبزی کاٹنے کا بہت شوق ہے۔ کہتی ہیں آج کل کے بچوں کو سبزی بھی کاٹنی نہیں آتی، موٹا موٹا اور ٹیڑھا میڑھا کاٹ کر رکھ دیتے ہیں۔

دوسرے ہیں میرے روی بھیّا۔ میں اُنہیں روی بھیا کہتی ہوں۔ اور وہ میرے پاپا- ممی کو کہتے ہیں بھیّا -بھابھی۔ ہمارا کیا رشتہ ہے، میں نہیں جانتی، لیکن وہ ہیں میرے پیارے بھیّا۔ وہ میرے سوالوں کے جواب دینے کو ہمیشہ تیار رہتے ہیں۔ کبھی نہیں کہا۔ بعد میں بتاؤں گا۔

روی بھیّا کالج میں پڑھاتے ہیں۔ سب بچے اُن کی بہت عزت کرتے ہیں۔ کچھ تو اِن سے پڑھنے گھر بھی آتے ہیں۔ روی بھیّا کو گانا،

© NCERT not to be republished

بجانا، دوستوں کے ساتھ گھومنا اور باتیں کرنے کا شوق ہے۔ خوب ہنستے ہنساتے بھی ہیں۔ بھیّا جب گھر کے باہر جاتے ہیں تب ایک سفید چھڑی لے جاتے ہیں۔ ان کو گھر کے اندر گھومتا دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اُنہیں دکھائی نہیں دیتا۔ کوئی اُنہیں سہارا دے تو وہ ناراض ہوجاتے ہیں۔

بھیّا کے پاس موٹے کاغذ کی کئی کتابیں ہیں۔ جن میں بہت سارے اُبھرے نقطے ہیں۔ اُن پر ہاتھ پھیر کر پڑھتے رہتے ہیں۔ کچھ بچے روی بھیا کے کالج کی کتابیں لے جاتے ہیں۔ اور کچھ دن بعد کتابوں کے ساتھ اُنہیں ٹیپ دے جاتے ہیں۔ روی بھیا ٹیپ پر ہی کتابیوں کو سنتے رہتے ہیں۔

بھیّا کو چھیڑنے کے لئے میں کبھی- کبھی اُن کی چھڑی کی جگہ بدل دیتی ہوں۔ وہ پریشان تو ہوتے ہیں، پر ناراض نہیں، میں اُن کی پیاری بہن سیما جو ٹھہری۔

میں ابھی دروازے پر پہنچی ہی تھی کہ بھیا بول اُٹھے۔ کیوں سیما بہن، خوش ہو؟ بھیا مجھے ہی نہیں گھر کے سبھی لوگوں کو ان کی آہٹ سے پہچان لیتے ہیں۔ اکثر یہ بھی بھانپ لیتے ہیں کہ میں خوش ہوں یا اُداس۔

بھیّا، آخر میں فٹ بال ٹیم میں شامل ہو ہی گئی ہوں۔ میں نے بھیّا کو اپنی خبر سنائی۔ بھیّا میری پیٹھ تھپتھپا کر بولے، آج سے تم ہی میری فٹ بال کی استاد!

* سیما کے پاپا اُس کی نانی کو اخبار زور- زور سے پڑھ کر سناتے ہیں، تم بڑی عمر والے لوگوں کی کس طرح مدد کروگے؟

---

* جب کوئی عورت بوڑھی ہوجاتی ہے، تب ان کو کیا کیا تکلیفیں ہوسکتی ہیں؟

---

* روی بھیّا بغیر دیکھے بہت ساری باتیں کیسے جان لیتے ہیں؟

کہانیوں میں بچے دلچسپی لیتے ہیں، لہٰذا کہانی کے کرداروں کی مدد سے ہمدردی کے جذبات پیدا کئے جاسکتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

* کیا تمہیں کبھی چھڑی کی ضرورت پڑی ہے؟ کب؟

---

* کیا تم سوچ سکتے ہو تمہیں چھڑی کی ضرورت کب پڑ سکتی ہے؟

---

* ہم اُن لوگوں کی مدد کیسے کر سکتے ہیں، جنہیں نظر نہیں آتا ہے؟

کیا تمہارے خاندان میں کوئی ایسا فرد ہے جو دیکھ، سن یا بول نہیں سکتا؟

کیا تم کسی ایسے آدمی کو جانتے ہو؟ اُن کے کام میں لوگ کیسے مدد کرتے ہیں؟

تم نے کہانی میں پڑھا کہ روی بھیّا دیکھ نہیں سکتے۔ لیکن وہ اپنے سارے کام خود ہی کرتے ہیں۔ وہ مختلف قسم کی کتابیں پڑھتے ہیں۔ کیسے پڑھتے ہوں گے وہ۔ یہ محسوس کرنے اور سمجھنے کے لئے پہلے آنکھ بند کر کے پہچاننے کا کھیل کھیلو۔

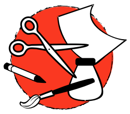

آنکھ مچولی

گروپ میں ایک بچہ اپنی آنکھوں پر پٹّی باندھے پھر باقی بچے ایک ایک کر کے چپ چاپ اُس بچے کے پاس آئیں۔ آنکھ بند بچہ دوسرے پر ہاتھ پھیر کر اُنہیں پہچاننے کی کوشش کرے۔ خیال رہے کوئی آواز نہ کرے۔ کیوں؟

اس طرح باری باری سبھی بچے آنکھوں پر پٹی باندھیں اور وہ دوسرے بچوں کو پہچاننے کی کوشش کریں۔

خود کو کسی اور کے حالات میں رکھ کر ہم اس کی مشکلات و مسائل کو بہتر سمجھ پاتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

اب آپس میں بات کرو اور بتاؤ۔

- کتنے بچے چھو کر کسی کو پہچان پائے؟
- کتنے بچے آواز سن کر بچوں کو پہچان پائے؟
- دونوں میں سے کیا زیادہ آسان تھا؟

* چھو کر بتاؤ تمہارے منھ میں کتنے دانت ہیں، کلاس میں کس کے سب سے زیادہ دانت ہیں؟
* کیا کیا چیز تم صرف چھو کر جان سکتے ہو؟
* آنکھ بند کر کے بیٹھو اور سنو کس کس کی آوازیں سنائی دیتی ہیں؟ کن لوگوں کی آہٹ پہچان سکتے ہو؟
* صرف سونگھ کر کیا تم اپنے کسی کو، یا کسی جانور کو پہچان سکتے ہو؟

جو لوگ دیکھ نہیں سکتے ان کے پڑھنے کا ایک خاص طریقہ ہے، جسے بریل کہتے ہیں۔ بریل ایک موٹے کاغذ پر ایک نوکیلے اوزار سے چھید بنا کر لکھا جاتا ہے۔ بریل کاغذ پر ہاتھ پھیر کر پڑھا جاتا ہے کہ اس پر کیا لکھا ہے؟

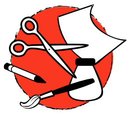

آؤ اب دیکھتے ہیں کہ بغیر دیکھے کسی ہیولے کو پہچاننا مشکل ہے یا آسان۔

ایک ریگ مار کی شیٹ لو۔ اس پر موٹے اُون یا ستلی کو دبا کر کسی چیز کا ہیولے بناؤ۔ اپنے دوست کو تاکید کرو کہ وہ آنکھ بند کر کے تمہارے کاغذ پر ہاتھ پھیرے اور بتائے کہ تم نے کیا بنایا ہے۔ کیا یہ بچوں کو پہچاننے سے آسان تھا یا مشکل؟

چلو، اب تم دیکھو کہ کیا تم ہاتھ پھیر کر پڑھ سکتے ہو۔

ایک موٹے کاغذ کا ٹکڑا لو، اُس پر ایک پرکار یا کیل کی نوک سے کوئی خاص ہیولہ بناتے ہوئے تھوڑی تھوڑی دوری پر چھید کر دو۔ تم دیکھو گے کہ کاغذ ایک طرف سے اُبھرا ہے، اب اپنے دوست سے کہو کہ وہ آنکھ بند کر کے تمہارے کاغذ پر ہاتھ پھیرے اور بتائے کہ تم نے کیا بنایا ہے۔ ہے نہ مشکل یہ بتانا؟

© NCERT not to be republished

سوچو کہ لوگ بغیر دیکھے کیسے اتنا پڑھ لیتے ہیں۔

آؤ بریل کے بارے میں جانیں

تم نے دیکھا کہ روی بھیّا ایک خاص طرح کی کتابوں سے ہی پڑھ سکتے ہیں۔ یہ کتابیں کیسے بنیں؟ اس کے بارے میں سب سے پہلے کس نے سوچا ہوگا؟ آؤ اس کے بارے میں کچھ جانیں۔

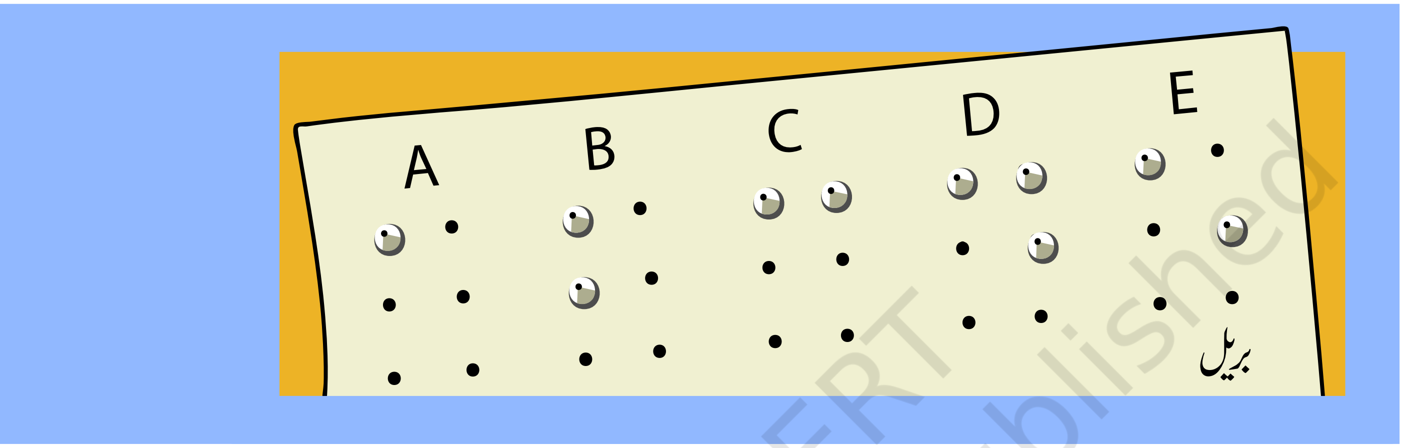

لوئی بریل فرانس ملک کا باشندہ تھا۔ وہ جب تین سال کا تھا، ایک دن اپنے والد کے اوزاروں سے کھیل رہا تھا۔ اچانک ایک نوکیلے اوزار سے اس کی آنکھ میں چوٹ لگ گئی اور آنکھ خراب ہوگئی۔ اُسے آنکھ سے دکھائی دینا بالکل بند ہوگیا۔ اس کو پڑھنے کا بہت شوق تھا، اس نے ہار نہیں مانی۔ وہ پڑھنے کے لئے طرح طرح کی ترکیبیں سوچتا رہتا تھا۔ آخر کار اُس نے ڈھونڈ لیا ایک طریقہ چھو کر پڑھنے کا۔ یہ بعد میں بریل رسم الخط کے نام سے جانا جانے لگا۔

اس طرح کے رسم الخط میں موٹے کاغذ پر اُبھرے ہوئے نقطے بنے ہوتے ہیں۔ اُبھرے ہونے کی وجہ سے اُنہیں چھو کر پڑھا جاسکتا ہے۔ یہ لکھاوٹ چھ نقطوں پر منحصر ہوتی ہے۔ آج کل بریل میں نئی نئی تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ جن کی وجہ سے بریل کے ذریعے پڑھنا لکھنا اور بھی آسان ہوگیا ہے۔ بریل رسم الخط اب کمپیوٹر کے ذریعہ بھی لکھی جاسکتی ہے۔

© NCERT not to be republished

بچے بریل رسم الخط (یا لکھاوٹ) کو دیکھیں گے تو بہتر طریقہ سے سمجھ سکیں گے۔ بریل رسم الخط کے بارے میں معلومات دیتے وقت بچوں کو اصلی بریل شیٹ دکھانا بہتر ہوگا۔